محمد عمر فاروق

خون کا حساب

عالمی استعمار امریکہ کی شکل میں ہو یا سابقہ سوویت یونین کی باقیات روس کی صورت میں، وہ کبھی بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے مدمقابل کوئی تیسری قوت سر اٹھا سکے اور پھر جب معاملہ اسلام کا ہو تو استعمار اپنے تمام تر باہمی اختلافات نظر انداز کر کے متحد ہو کر ایسی ایسی تخریب و سازش کی پنیری کی کاشت کرتا ہے۔ کہ جس کا نتیجہ مسلمانوں کے سروں کی فصل کٹنے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یورپ کے سینے پر بوسنیا کے نام سے مسلمانوں کی سلطنت وجود میں آئی تو کفر یہ طاقتوں نے مل کر اس نوزائیدہ مسلم ریاست کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور سرب درندوں نے عالمی غنڈوں کی شہہ پر مسلمانوں کی نوجوان نسل کا صفایا کر دیا۔ ظلم و سفاکی کا وہ بازار گرم کیا گیا کہ جس پر خود ظلم بھی شرما کر رہ گیا۔ اسی طرح روس میں چیچنیا کی مسلم ریاست نے روسی سرخ عفریت سے آزادی حاصل کی تو مسلم دشمنی میں اسے بھی خاک و خون میں غلطاں کر دینے میں پوری امت کفر یکجا اور ہم قدم تھی۔ سترہ ہزار کلومیٹر کے رقبہ اور دس لاکھ کی آبادی پر مشتمل قفقاز کی مختصر سی ریاست چیچنیا پر روسی سامراج کی بیک وقت تیس تیس طیارے پانچ پانچ سو کلو گرام کے وزنی بم گراتے رہے۔ سکڈ میزائیل اور ممنوعہ ایٹمی ہتھیار بے دریغ استعمال کر کے معصوم مسلمانوں کے خون سے اپنے انتقام کی پیاس بجھائی گئی۔ انجام کار ان گنت مسلمانوں کی شہادت کے ساتھ ہی چیچنیا ملبے اور راکھ کے ڈھیر بن گیا۔ ساری دنیا میں جمہوریت کی دہائی دینے والا امریکہ اور انسانی حقوق کے تحفظ کا ناقوس بجانے والا یورپ دونوں اس آتش و آہن کے خونی کھیل میں روس کے دست بازو بنے ہوئے تھے۔ اور روس جو کمیونزم کا علمبردار ہونے کے ناطے انسانوں میں مساوات و برابری کا ڈھول پیٹتا آیا ہے۔ خود اپنے گھر میں انسانیت کی تباہی و بربادی کی انتہاؤں کو چھو رہا تھا۔ جبکہ کمیونزم کے گن گانے والے کامریڈ اور دانشور اس تمام قیامت خیز عرصہ میں اور دلوں کو چیر دینے والی معصوم خواتین کی المناک چیخ و پکار میں بھی کارل مارکس، اینگلز اور ہیگل کے انسانی حقوق کے فلسفے دہراتے اور "کاڈکا" کے پیگ لنڈھاتے رہے اور معصوم چیچنیوں کے نشیمنوں پر بجلیوں کے کارواں گزر گئے۔

پانچ درجن کے قریب اسلامی ممالک میں (پاکستان اور افغانستان کو چھوڑ کر) کسی ایک ملک نے بھی اپنے ان مظلوم مسلمان بھائیوں کی مدد تو ایک طرف، ان کے حق میں آواز بلند کرنا بھی گوارا نہ کیا۔ اور ان کی یہ مجرمانہ خاموشی عالم کفر کے حوصلے بڑھاتی رہی۔ اب جبکہ چیچنیا اپنے لہو میں نہا چکا ہے اور ظالموں کے لگائے ہوئے مہلک زخموں سے اس میں کراہنے کی سکت باقی نہیں رہی تو روسی استعمار اب ان کے بے جان لاشوں پر آخری فیصلہ کن ضرب لگانے کے درپے ہے۔ تاکہ پھر کسی کو اسلام کا پرچم بلند کرنے کی جرأت نہ

ہوسکے۔ مگر حیرانی ہے کہ اس وقت بھی عالم اسلام کی امریکہ سے مرعوب قیادتیں کانوں میں انگلیاں دیئے مہر بہ لب ہیں اور مستقبل قریب میں آنے والے خطرات سے بے نیاز ہو کر کبوتر کی طرح حقیقت کو سامنے دیکھ کر بھی آنکھیں بند کیے حال مست اور مال مست ہیں۔ حالانکہ استعمار کا اگلا نشانہ وہ ہی ہیں۔ اسلامی ممالک کی یہ ڈرپوک اور بزدل قیادتیں اگر یہ سمجھتی ہیں کہ وہ امریکہ کی غلامی اختیار کر کے ہمیشہ اقتدار کے مزے لوٹتی رہیں گی تو یہ محض ان کی احمقانہ فکر اور خام خیالی ہے۔ کفر کسی کا دوست اور غم گسار نہیں ہوتا۔ کوئی یہ تصوّر کرسکتا تھا کہ شہنشاہ ایران رضا شاہ پہلوی جیسا امریکہ کا مضبوط دوست بھی آخرکار امریکی حمایت سے کبھی محروم ہو سکے گا؟ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ جب امریکہ نے مستقبل میں اپنے مفادات کے لیے ایران میں خطرہ محسوس کیا تو اس نے اپنے دیرینہ دوست شہنشاہ ایران کی سرپرستی سے ہاتھ اٹھا لیا اور دربدری اور بے وطنی کی موت اس کا مقدر بن گئی۔

عالمی استعمار جو فی الحقیقت عیسائیت، یہودیت اور لادینیت کی مثلث ہے۔ اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور اسلامی ملکوں کے عوام کی بیداری سے خوفزدہ ہو کر استعمار کا یہ مجموعہ ضدّین ایک بلاک کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ کشمیر، افغانستان، بوسنیا اور چیچنیا وغیرہ میں جاری جہاد کے مبارک عمل نے کفر کی نیندیں حرام کر دی ہیں۔ اور وہ بجا طور پر یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ جب تک مسلمانوں میں سے جہادی روح کو نہیں نکالا جاتا۔ تب تک صیہونی، صلیبی اور لادین قوتوں کا دنیا پر حکمرانی کا خواب بصورت نیو ورلڈ آرڈر کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکے گا۔

"واشنگٹن پوسٹ" نے گزشتہ دنوں چیچنیا کے مردوں اور خواتین پر روسی درندوں کی جنسی زیادتیوں کی دلخراش رپورٹ شائع کی ہے۔ اور آخر میں چیچنیا کے ایک شہید ہو جانے والے مجاہد "عربی" کی بہن مالکو کا اخبار کے نامہ نگار سے کیا جانے والا یہ سوال بھی نقل کیا ہے کہ "ہمارے خون کا حساب کون لے گا"۔ مسلمان بیٹی کا یہ سوال امت مسلمہ سے جواب مانگتا ہے۔ کہ چیچنیا میں تو ان کے بچے کھچے مسلمان بھائی اب بھی اسلام کے احیاء اور غلبے کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ بے سروسامانی اور وسائل کی عدم دستیابی کے باوجود انہوں نے ایٹمی طاقت کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے۔ لیکن دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی عظیم قوت کیوں کفر سے مرعوب ہو کر مغلوب ہو گئی ہے اور کفر حوصلہ پا کر پوری دنیا سے اسلام مٹانے کے درپے ہو گیا ہے۔ کیا چیچنیا، کشمیر، فلسطین، افغانستان، بوسنیا، الجزائر اور ترکی میں اسلام کی عظمت و حرمت پر مر مٹنے والے لاکھوں پاکباز فرزندانِ اسلام کا خون بے گناہی رائیگاں جائے گا۔ اور کیا ان کے مقدس خون کا حساب لینے کی بجائے مسلمان عارضی حکومت و اقتدار کے لیے استعمار کے حاشیہ نشین و کفش بردار بنتے رہیں گے۔ چیچن شہید مجاہد کی بہن مالکو کا سوال ہنوز جواب کا منتظر ہے۔